Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز اتوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت پندرہ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ، ۶ ظہور ۱۳۵۱ ہش، ۶ اگست ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۷۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان دنوں ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق یکم ماہ ظہور کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۵ ظہور۔ کل یہاں امیر مقامی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی زیر ہدایت مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر تصنیف و اشاعت لٹریچر نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے قرآن مجید کی آیت وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ (البقرہ آیت ۱۸۷) کی تفسیر کرتے ہوئے دعا کی اہمیت اور اسکی عظیم الشان برکات پر خطبہ دیا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد یاد دلایا کہ:۔

"چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے"

احباب جماعت کو ہر کام میں دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے طاقت اور توفیق مانگنے کی تلقین فرمائی اور بتایا دعا ایسا ذریعہ ہے جسے اختیار کر کے ہر مومن اپنی دنیا اور آخرت کو سنوار سکتا ہے۔ آپ نے عظیم قرآنی دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ الخ کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ قبولیت دعا کا حظ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں، طاقتوں اور اُس کی غیر محدود صفات پر دلی بصیرت کے ساتھ ایمان لاکر اور اس یقین سے لبریز ہو کر کہ خدا جو چاہے کر سکتا ہے اسے سب قدرت حاصل ہے اُسکے حضور پوری عاجزی اور تضرع سے دعا کی جائے۔ ایسی دعا جناب الٰہی میں ضرور قبول ہوتی ہے۔

آخر میں آپ نے باران رحمت کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ آپ نے فرمایا ساون کا مہینہ دو تہائی سے زیادہ گزر چکا ہے اور بارش نہیں ہوئی ہے، اور ہوئی بھی ہے تو بہت تھوڑی۔ اس کا فصلوں اور ملک کی معیشت پر بُرا اثر پڑ سکتا ہے۔ اس وقت بارش کی بہت ضرورت ہے۔ بارش کا برسانا خدا کے اختیار میں ہے اس لئے احباب کو چاہیئے کہ ان ایام میں خصوصیت سے بارش کے لئے بھی دعا کریں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آ سکتے

مُبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں۔ کیونکہ وُہی گناہ سے نجات پائیں گے

"اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سُنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے۔ یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے، کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلّی کے رُک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلّی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو۔ ..... پس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آ سکتے۔ اور نہ رُوح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وُہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شُبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں۔ کیونکہ وُہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جبکہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اُس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ایسے سُوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو۔ کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کوہِ آتش فشاں سے پتھر برستے ہیں یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسلِ انسان کو معدوم کر رہی ہے۔ پھر اگر تمہیں خُدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اِس کے مقابل پر تم نافرمانی کر کے سزا کی راہ اختیار کر سکو۔ یا صدق و وفا کا اُس سے تعلّق توڑ سکو۔"

(کشتیٔ نوح صفحہ ۶۰ و ۶۱)

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا میٹرک کا شاندار نتیجہ

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ کیفیت و کمیت کے لحاظ سے تمام مقامی سکولوں سے بہتر رہا ہے چنانچہ ۱۵۴ میں سے ۱۵۰ طالبات پاس ہوئیں اور ۴ کمپارٹمنٹ میں آئیں یعنی نتیجہ ۹۷٫۵ فیصد رہا۔ ۱۵۰ میں سے ۹۲ فرسٹ ڈویژن میں ۵۵ سیکنڈ ڈویژن میں اور صرف تین تھرڈ ڈویژن میں آئیں۔ اُمید ہے انشاء اللہ سترہ طالبات وظیفہ لیں گی۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں مزید ترقیات کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(علی اکبر مینجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبد الحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ماہ ظہور ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسابقت الی الخیرات اور اس کا بنیادی تقاضا

گزشتہ اداریہ میں ہم نے سورۃ المومنون کی آیات ۵۸ تا ۶۲ کی رو سے مومنوں کی کامیابی کے ضامن چھ بنیادی اوصاف کا ذکر کیا تھا۔ ان میں سے یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَھُمْ لَھَا سٰبِقُوْنَ ○ کی رُو سے ایک وصف یہ ہے کہ وہ نیکیاں بجالانے کے لئے ہروقت مستعد رہتے ہیں اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا ان کا خصوصی شعار ہوتا ہے۔ اس آیت میں یقیناً حقوق اللہ اور حقوق العباد اور جملہ دیگر دینی فرائض کی ادائیگی سے متعلق اسلام کے بیان کردہ احکام کی بجاآوری کا بدرجۂ اولیٰ ذکر کیا گیا ہے اور بتایا یہ گیا ہے کہ مومن ہر قسم کے دینی احکام بجالانے میں نہ صرف یہ کہ کسی قسم کی سُستی نہیں دکھاتے بلکہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان میں مسابقت الی الخیرات کی یہ روح ایک طرف ان کے روحانی علو و ارتفاع کا موجب بنتی ہے اور دوسری طرف دنیا میں دین کی سربلندی کا باعث ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

یہ تو صحیح ہے کہ اس آیت میں دینی فرائض کی ادائیگی میں مسابقت کی روح سے کام لینے کا بدرجۂ اولیٰ ذکر کیا گیا ہے لیکن یہ سمجھنا درست نہ ہوگا کہ اس میں دنیوی امور میں ترقی کا ذکر نہیں ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی ہر قسم کی دینی اور دنیوی جد و جہد پر حاوی ہے۔ اسلام نے دنیا کمانے سے منع نہیں کیا بلکہ اس کی بھی ترغیب دی ہے البتہ یہ ضروری قرار دیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا اس لئے کمائی جائے کہ اسے دین کا خادم بنایا جاسکے اور وہ دین کو سربلند کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوسکے۔ اس لحاظ سے جب دنیا کمانے میں نیت دین کی سربلندی اور رضائے الٰہی کا حصول ہو تو پھر دنیا کمانے کی جد و جہد بھی عبادت میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے ایک حقیقی مومن دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے نہ صرف اُن نیک اعمال کی بجاآوری میں مسابقت کی رُوح کا مظاہرہ کرتا ہے جن کا تعلق عبادات اور اسی نوع کے دوسرے نیک کاموں سے ہوتا ہے بلکہ وہ بظاہر خالص دنیوی کاموں کی انجام دہی میں بھی دوسروں سے سبقت لے جانے میں کوشاں رہتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ان امور میں اس کا سبقت لے جانا خالص دینی امور کی خاطر خواہ انجام دہی میں ممد و معاون ثابت ہوگا۔ پس سبقت کی روح جو فطری تقاضہ کا درجہ رکھتی ہے ایک مومن کو نہ دینی فرائض کی بجاآوری میں سُست ہونے دیتی ہے اور نہ دنیوی فرائض کی بجاآوری میں۔ وہ ہر دو میدانوں میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے اور اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ دوسرے اس سے آگے نہ بڑھنے پائیں۔ وہی سب سے اوّل اور سب سے آگے ہو۔

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ المومنون کی ان آیات (آیات ۵۸ تا ۶۲) کی تفسیر کرتے ہوئے جن میں مومنوں کے اوصاف کا ذکر ہے مومنوں میں پائی جانے والی مسابقت کی رُوح پر بہت پرزور انداز میں روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ مومن دین اور دنیا ہر دو میدانوں میں دوسروں پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ دین کے کاموں میں تو سبقت لے جانے کی کوشش کرے اور دنیوی فرائض کی انجام دہی میں دوسروں سے پیچھے ہی رہ جائے۔ اصل سابق بالخیرات وہی مومن ہوتے ہیں جو ہر میدان میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اسلام نے اس طبعی جذبہ (یعنی روحِ مسابقت) کی طرف مومنوں کو ان آیات (سورۃ المومنون آیات ۵۸ تا ۶۲) میں توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ تمہارا کام ہر میدان میں دوسروں سے آگے نکلنا ہے۔ اگر تم معمار ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا معمار تم سے آگے نہ بڑھے، اگر تم صنّاع ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا صنّاع تم سے آگے نہ بڑھے، اگر تم موجد ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا موجد تم سے آگے نہ نکل سکے، اگر تم ڈاکٹر یا طبیب ہو تو تمہاری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کسی قوم کا ڈاکٹر اور طبیب تم سے اس فن میں آگے نہ نکلے۔ اسی طرح تمہیں دیانت اور امانت میں اتنا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے کہ کوئی قوم اس نیکی میں تمہارا مقابلہ نہ کرسکے اگر تم ایسا کروگے تو تم دنیا کے معلّم اور اُستاد بن جاؤ گے اور لوگ تمہارے پیچھے چلنے پر مجبور رہوں گے۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۱۸۳)

اس سے ظاہر ہے کہ مومن مسابقت کی روح سے کام لیتے ہوئے دین اور دنیا دونوں میدانوں میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں البتہ دین کو بہرحال دنیا پر مقدم رکھتے ہیں۔ وہ اپنی ہر دنیوی کامیابی کو دینی کامیابی کا ذریعہ اور وسیلہ بناتے ہیں اور اس طرح ہر دو میدانوں میں سیادت کا مقام حاصل کرنا ان کا مطمح نظر ہوتا ہے۔ ان کی یہ خوبی انہیں دنیا اور آخرت میں سرخرو کرنے کا موجب بنتی ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہمارے واسطے ان اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی کامیابی کو وابستہ ٹھہرایا ہے اور علی الخصوص دین اور دنیا دونوں میں روحِ مسابقت سے کام لیکر ہر میدان میں دوسروں سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنا ہمارا ایک بنیادی فرض ہے اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے اسی لئے سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے:-

"بے شک انسان بحیثیت انسان ہونے کے تمہارا محبوب ہونا چاہیئے کیونکہ اس کی درستی اور اصلاح کے لئے تمہیں کھڑا کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں انسان بحیثیت انسان ہونے کے تمہارا محبوب ہونا چاہیئے ۔۔۔۔ وہاں اس کے خلافِ اسلام کردار سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ تم اُسکے پیچھے چلنے کے لئے نہیں اُسے اپنے پیچھے چلانے کے لئے کھڑے کئے گئے ہو۔" (مشعل راہ)

جب یہ ظاہر ہے کہ ہمیں بطور معلّم اور اُستاد دنیا کی رہنمائی کیلئے کھڑا کیا گیا ہے تو ہمارا یہ اوّلین فرض ہے کہ ہم دین اور دنیا کے ہر شعبہ میں دوسروں سے سبقت لے جانے کی کوشش میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ اس کے بغیر ہم دنیا کی رہنمائی کا فرض ادا کرنے اور اس طرح اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔

اخلاص اور حُسنِ نیّت

اللہ تعالیٰ کی جناب سے اخلاص اور حُسنِ نیّت کے مطابق اجر و ثواب ملتا ہے۔ وُہی اعمال اس کی جناب میں مقبول ٹھہرتے ہیں جو حُسنِ نیّت کے ماتحت کمال درجہ اخلاص کے رنگ میں بجالائے جائیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَامِكُمْ وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ (مسلم کتاب البر والصلۃ)

یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو کہ خوبصورت ہیں یا بدصورت بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے کہ ان میں کتنا اخلاص اور حسنِ نیّت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخوّت اور وحدت کی اسلامی تعلیم اور اہلِ پاکستان کیلئے لمحۂ فکریہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہم الوداعی خطبہ

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

سنہ ۱۰ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو عرب کے اکناف و اطراف میں یہ اطلاع کر دی گئی کہ حضور پُرنور اس سال حج کے لئے بنفس نفیس تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس خوش کن اطلاع اور اعلان کے سنتے ہی ہر طرف سے صحابہ رضی اللہ عنہم والہانہ انداز میں بے تاب ہو کر مکہ کی طرف روانہ ہو گئے اس اطلاع کے بھجوانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایماء تھا۔ کیونکہ آپ کو وحی ربانی سے یہ معلوم ہو چکا تھا کہ یہ حج آپ کا آخری حج ہوگا اور یہ کہ اب آپ کی وفات قریب ہے۔

اس موقعہ پر جمع ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجموعی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی اور ان سب کے قلوب آستانہ الٰہی پر جھکے ہوئے تھے اور ان کی زبانوں پر ذکر الٰہی کے کلمات جاری تھے۔ یہ قافلہ مکہ معظمہ کی بالائی طرف سے داخل ہوتا ہے اور سب سے پہلے کعبۃ اللہ کا طواف کرتا ہے۔ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں پر جا کر نعرہ ہائے تکبیر و تحمید بلند کرتا ہے ۴ ذوالحجہ کو آپ مکہ معظمہ میں ورود فرما ہوئے اور لوگوں کو مناسک حج سکھانے کے بعد عرفات کے مقام پر آپ نے اپنی مشہور اونٹنی قصواء پر ایک خطبہ پڑھا۔ جسے تاریخی اصطلاح میں خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو خطبہ سنانے کے لئے یہ انتظام کیا گیا تھا کہ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر بلند آواز والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مقرر تھے جو آپ کی مبارک آواز کو دوسروں تک پہنچاتے تھے۔ یہ خطبہ کیا ہے۔ یہ عالمی اخوّت اور وحدت اسلامی کی تلقین پر مشتمل ہے۔ علاقائی اور لسانی عصبیت کے خلاف آواز ہے۔ تقویٰ کی تلقین ہے۔ مساوات اور جان و مال کی حفاظت اور صنف نازک کے حقوق کے متعلق زرّیں ارشادات اس میں مذکور ہیں۔ اجتماعی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے ایک کامیاب گُر ہے۔ بدامنی اور انتشار کو رد کرنے کے لئے تریاق کا حکم رکھتا ہے خود زندہ رہو اور دوسروں کو زندہ رہنے دو کے زرّیں نظریہ کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ خطبہ امنِ عالم کا چارٹر ہے۔

(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثنا کے بعد صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اَیُّھَا النَّاسُ اِسْمَعُوْا مِنِّیْ اُبَیِّنْ لَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَلْقَاکُمْ بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَا۔

اے لوگو میری بات کو اچھی طرح سنو کیونکہ مجھے علم نہیں کہ اس سال کے بعد کبھی بھی میں تم لوگوں کے درمیان اس میدان میں کھڑے ہو کر کوئی تقریر کروں گا اس کے بعد آپؐ نے فرمایا۔ تمہاری جانوں اور مالوں کو خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے کے حملہ سے قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا ہے۔ نیز حضورؐ نے وراثت۔ عورتوں اور جنگی قیدیوں سے متعلق نصائح فرمائیں۔ اس کے بعد فرمایا۔

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَّاِنَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی۔

(مسند احمد بن حنبل)

اے لوگو تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک۔ پس ہوشیار ہو کر سُن لو کہ عربوں کو عجمیوں پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اور نہ عجمیوں کو عربوں پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔ اسی طرح گورے رنگ والوں کو کالے رنگ والوں پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کالے لوگوں کو گوروں پر کوئی فضیلت ہے۔ ہاں ان میں سے جو بھی اپنی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے آگے نکل جائے وہی افضل ہے۔

اس خطبہ کے اختتام پر فرمایا۔

یہ باتیں جو میں آج کہتا ہوں ان کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ جو لوگ آج مجھ سے سن رہے ہیں ان کی نسبت وہ لوگ ان پر زیادہ عمل کریں جو مجھ سے نہیں سن رہے۔ آپ کے اس قول کا یہ مطلب بھی ہے کہ آپ کے اس آخری پیغام کی اشاعت عملاً نسل بعد نسل ہوتی رہے تا اخوت اسلامیہ اور وحدت اسلامی کا احیاء ہمیشہ جاری و ساری رہے۔

حریت و مساوات کا یہ جذبہ صرف اور صرف اسلام نے ہی قائم کیا ہے اور ایسے رنگ میں قائم کیا ہے کہ آج تک بھی دنیا کی دوسری قومیں اس کی مثال قائم نہیں کر سکیں۔ حضور کا یہ خطبہ آج ہماری مشکلات کا علاج ہے اور اس کا ایک ایک لفظ ہمارے معاشرہ کے لئے قندیل اور شمع کی حیثیت رکھتا ہے۔

آپ نے فرمایا یہ درست ہے کہ لوگ قبیلوں اور قوموں میں تقسیم ہو گئے ہیں اور بعض قبیلے اور اقوام دوسرے قبیلوں اور اقوام سے مال و دولت اثر و رسوخ یا کسی اور وجہ سے آگے ہیں لیکن قبیلوں اور گروہوں میں تقسیم ہونا کسی فضیلت کا موجب نہیں ہو سکتا اصل میں تمام انسان ایک ہی ماں اور ایک ہی باپ کی اولاد ہیں قومیں اور نسلیں تو صرف امتیاز اور پہچان کے لئے ہیں جو ان کو تفاخر اور بڑائی کا موجب بناتا ہے وہ میری تعلیم کے خلاف عمل کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی سے محروم ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ (الحجرات)

اے لوگو ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

ہمارے ملک میں ذات پات کی تقسیم اور گروہی عزت و وجاہت ایک لعنت بنی ہوئی ہے۔ یہ لعنت ہمیں بہت حد تک ہندو تمدن سے ملی ہے۔ ورنہ اسلام میں نہ تو اس کی گنجائش ہے اور نہ ہی اس کا جواز ہے اس لعنت سے جتنی جلدی نجات حاصل کر لی جائے بہتر ہے۔

(۳)

آج ہمارے ملک میں جو علاقائی صوبائی اور لسانی تنازعات پائے جاتے ہیں یہ ہمیں انتہائی گراں پڑیں گے اور ہماری قوت و طاقت کو ختم کر دیں گے مشرقی پاکستان کے ہاتھ سے نکل جانے کے زخم کے اندمال کی ابھی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی اور ہمارے بعض لوگ ملک میں صوبائی اور لسانی تعصب کو ہوا دے رہے ہیں جس سے قوم کا شیرازہ بکھر جائے گا ایسے لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خطبہ کی طرف توجہ کرنی چاہئے اسے لائحہ عمل قرار دینا چاہیے۔ باہمی اتحاد کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ صوبائی اور قبائلی تفوق کو مٹا دینا چاہیئے اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ کے مطابق سب کو آپس میں بھائی بھائی بن جانا چاہیئے۔ ہماری تمام مشکلات کا حل اسی میں ملے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمارے لئے بہترین اور دور رس نتائج کا حامل ہے۔

حضور سرور کائنات اور خاتم المرسلین کو خراج عقیدت پیش کرنے کا صحیح اور درست طریق یہی ہے کہ ہم اپنے معاشرہ کو ہر قسم کے استحصال اور ظلم سے پاک کریں صوبائی اور قبائلی تعصب کو خیرباد کہیں اور معاشرتی بھلائی کے ان خطوط پر چلیں جن کی نشان دہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ کنیز فاطمہ اہلیہ محترم جناب محمد عالم صاحب کے

مختصر حالات

از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

(تعلیم القرآن)

محترم جناب بابو محمد عالم صاحب پنشنر انگلستان کی مرحومہ اہلیہ کنیز فاطمہ صاحبہ کے بارے میں چند کلمات بطور تحریک دعا پیشتر ازیں لکھ چکا ہوں محترم بابو صاحب کے سولہ جولائی کے خط سے بعض خاص پہلو مرحومہ کی زندگی کے سامنے آئے ہیں ان کا تقاضا ہے کہ مرحومہ کے رفع درجات کی دعا کی تحریک کے طور پر انہیں پیش کر دیا جائے۔ محترم جناب بابو صاحب بطور واقف وقف عارضی انگلستان بھجوائے گئے تو مرحومہ بھی ان کے ساتھ وہاں تشریف لے گئیں وہاں پر ان کے بیٹے محمد لطیف صاحب شاکر اور محمد اسلم صاحب جاوید اور ان کے داماد رشید صاحب بھی تھے میری بیٹی عزیزہ امۃ المجیب جو مرحومہ کی بہو اور عزیز محمد اسلم صاحب جاوید کی اہلیہ ہیں وہ بھی وہاں تھیں دو سال کا عرصہ مرحومہ نے انگلستان گزارا۔ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ نے خاص دعاؤں کی توفیق بخشی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا تھا۔ محترم بابو صاحب لکھتے ہیں۔

"عزیزم جاوید کی امی جان مرحومہ اپنی گہری سہیلی والدہ محترمہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے کہتی تھیں کہ میں نے دو بچے دیکھے ہیں ایک میرے اسلم کے گھر ہوگا۔ دوسرا تمہارے بیٹے رشید کے گھر ہوگا۔ ٹھیک جمعرات کو اللہ تعالیٰ نے اسلم کو بیٹا دیا اور دوسرے دن جمعہ کے دن رشید کو مگر جیتے جی وہ یہ خوشی نہ دیکھ سکیں۔ اب اللہ تعالیٰ ان کی روح کو ٹھنڈک اور سرور عطا فرمائے گا انشاء اللہ۔ اس ذکر کے بعد محترم جناب بابو صاحب نے مرحومہ کی بیماری اور وفات کے حالات ان الفاظ میں تحریر فرمائے ہیں۔

"عزیزم محترم محمد اسلم جاوید کی امی جان صرف تین ہفتہ بیمار رہیں۔ سوء ہضم کی معمولی شکایت بیان کی۔ تیسرے دن درد کا اظہار کرنے پر داخل ہسپتال کرا کر باقاعدہ علاج کرانا زیادہ مناسب سمجھا گیا۔ روزانہ صبح و شام دیکھنے ہسپتال جاتے رہے۔ کھانا معدہ میں نہیں ٹھہرتا تھا۔ بلکہ الٹی ہو جاتی اس لئے ڈاکٹروں نے کھانا بالکل بند کرا دیا اور محض گلوکوز بذریعہ ٹیوب پر انحصار رکھا۔ اور ساتھ ہی XRAY۔ خون اور URINE اور معدہ کے اور جانچ کے سلسلہ جاری رکھا۔ مگر تشخیص میں ناکام رہے درد وغیرہ اب بند ہو چکا تھا مگر معدہ خوراک قبول نہیں کرتا تھا دل و دماغ سب درست کام کرتے تھے اور وہ تمام عیادت کرنے والوں سے علیک سلیک خدا حافظ کہتیں۔ آخر وقت تک جانتے پہچانتے اور باتیں کرتی رہیں صرف خوراک کے بند کر دیئے جانے اور عدم شناخت مرض کے نتیجہ میں علاج اور ادویات نہ دیئے جانے کے نتیجہ میں آخری دو دن بوجہ انتہائی نقاہت کلام آواز کے ساتھ نہ کر سکتی تھیں تاہم جانتی پہچانتی ہماری باتیں سنتی اور اشارہ سے جواب دیتی رہیں۔

پاکستان۔ ایران اور لندن میں گھر میں اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار درثمین کے اور حضرت مصلح موعود کے کلام محمود کے اکثر اشعار زبان زد تھے۔ پڑھتی رہتی تھیں۔ اس بیماری کے آغاز سے انتہا تک یہ شعر کلام محمود کا ان کے ورد زبان رہا۔

چادر فضل و عنایت میں چھپا لے پیارے
مجھ گنہگار کو اپنا ہی بنا لے پیارے

یہ شعر ہر وقت بلند آواز سے پڑھتی رہتیں چادر رحمت میں چھپا لے پیارے کہتا تو کھاتے پیتے بھی دکھائی دیتا۔ اس شعر کے اصرار اور تکرار سے معلوم ہوتا ہے، انہیں اپنی وفات کا دل میں احساس شدید ہو چکا تھا۔ مگر تاہم کسی درد دکھ کا اظہار یا اپنی اولاد کے متعلق کسی فکر و غم کا اظہار مطلق نہیں کیا۔ اور اسی شعر کے تکرار کے درمیان نہایت سکون اور اطمینان سے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

بیماری کے پہلے ہی ہفتہ میں اس عاجز کو بھی بذریعہ خواب بتا دیا گیا تھا۔ کہ ان کی ایک گہری سہیلی ہمارے گاؤں میں جنت بی بی نام تھی اور ان کے خاوند کا نام مولا داد نمبردار تھا۔ (دونو وفات پا چکے ہوئے ہیں) مولا داد نمبردار اور اس کے ہمراہیوں نے ایک وسیع حویلی نئی تیار کی ہے اور مجھے دکھائی ہے۔ نئی اینٹیں دکھائی دے رہی ہیں کمرے بھی اور چار دیواری بھی مکمل ہو گئی ہے اور صحن میں بڑے بڑے درخت نظر آرہے ہیں۔ میرے گننے پر وہ درخت پندرہ یا سولہ ہیں۔ صبح سویرے میں نے عزیزان اسلم اور لطیف کو اپنے پاس بلوا کر بتایا کہ تمہاری امی جان کی یہ آخری بیماری معلوم ہوتی ہے۔ اس حادثہ کے لئے تم تیار رہو کہ موت ایک اٹل قانون ہے اور میں نے اپنا خواب بھی بیان کر دیا کہ ان کے لئے نئی وسیع حویلی تیار ہو چکی ہے۔ مگر انہوں نے مجھے تسلی دینے کی کوشش کی کہ خواب کی کئی مختلف تعبیریں ہو سکتی ہیں۔ ہم حضرت اقدس کی خدمت میں خطوط اور تاروں کے ذریعہ درخواست دعا کر رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہر دو تقدیراتِ خداوندی پر ایمان رکھتا ہوں۔ موت بھی ایک مقررہ تقدیر ہے۔ اور موت کو ٹال دینا بھی اس کی تقدیر اور قدرت کے اندر ہے تاہم گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔

عزیزم جاوید نے خطوط اور تاروں کے ذریعہ متواتر درخواست ہائے دعا پر اپنی کوشش انتہا تک پہنچا دی علاج معالجہ اور خدمت میں کوئی کمی نہیں۔ صبح و شام ہسپتال میں خبر گیری کے لئے آنا جانا اور آخری دو راتیں تو عزیزم جاوید اور افضل نے ہسپتال میں اپنی امی کے پاس باری باری گذاریں مگر تقدیر تدبیر پر غالب آئی۔ اور ڈاکٹروں نے آخر اپنے عجز کا اظہار کر دیا کہ باوجود اپنی ہر کوشش اور تدبیر کے بیماری کا پتہ نہیں لگا سکے آخر خواب کے مطابق ۱۶ تاریخ جمعہ کے دن [illegible] بجکر پچاس منٹ پر انہوں نے نہایت سکون و اطمینان سے جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

محترم جناب بابو محمد عالم صاحب اپنی اہلیہ مرحومہ کے بارے میں اپنے جذبات و تاثرات کے کما حقہ اظہار پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کرنے کے لئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے محترم بزرگ فی الواقعہ اس صدمہ سے طبیعت جلد سنبھل نہ سکی اور یہ عاجز تنہائی اور اداسی کے شدید احساس میں اس طرح گرفتار ہو گیا کہ تاروں اور خطوط کے جواب کے لئے ہمت نہ پا سکا انسان کمزور ہے نہایت کمزور۔ بہترین رفیق حیات۔ وفا شعار۔ دیندار خدمتگذار احمدیت کے جاں نثار۔ پاکستان۔ ایران اور لندن کی زندگی میں سوائے مسجد کے نماز ہائے باجماعت کے گھر میں میرے شریک نماز۔ شب بیدار۔ رات کو معروف پکار کی مفارقت نے بڑی بے چینی سی پیدا کر دی ہے۔ ابھی تنہائی اور اداسی کی کیفیت طبیعت پر غالب ہے۔ میرے محترم بھائی اور بزرگ۔ میرے لئے خود اور حضور کی خدمت میں درخواست دعا کہ میں کہ میرے محسنِ اعظم اور بے شمار لطف و عنایات کے مالک و رحیم و کریم خدا کی محبت خالصہ کاملہ ایسے طور پر دل پر چھا جاوے کہ تمام ہموم و غموم اس کے نیچے دب کر رہ جائیں۔

میری احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور محترم جناب بابو صاحب کے لئے صبر و سکون اور تسلی کی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

شوریٰ کیلئے تجاویز بھجوائیں

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کا انعقاد ہوگا قائدین مجالس۔ قائدین اضلاع اور قائدین علاقہ سے التماس ہے کہ شوریٰ کیلئے تجاویز بھجوائیں تجاویز مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲؍ تبوک / ستمبر ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء ہے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

18
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کے جہاد میں خواتین کا حصہ

(۵۱)

۱۳۳۳ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد علی صاحب دار النصر شرقی ربوہ
۱۳۳۴ 〃 زینب بی بی صاحبہ اہلیہ خواجہ عطاء اللہ کوٹ مومن
۱۳۳۵ 〃 سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ گلزار احمد صاحب کوٹ مومن
۱۳۳۶ 〃 شمیم اختر صاحبہ معرفت سردار یعقوب احمد صاحب دار العلوم غربی ربوہ
۱۳۳۷ 〃 شمیم فضل صاحبہ معرفت چوہدری فضل الٰہی صاحب 〃 〃 〃
۱۳۳۸ 〃 نسیمہ ریحان صاحبہ دہلوی دار الصدر غربی ربوہ
۱۳۳۹ 〃 صفیہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد صدیق صاحب دار النصر شرقی ربوہ
۱۳۴۰ 〃 امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ عبد الغفور صاحب 〃 〃 〃 〃
۱۳۴۱ 〃 عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد بخش صاحب 〃 〃 〃
۱۳۴۲ 〃 امۃ العزیز صاحبہ دار النصر شرقی ربوہ
۱۳۴۳ 〃 امۃ الحفیظ صاحبہ دار الصدر غربی الف ربوہ
۱۳۴۴ 〃 سردار بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃
۱۳۴۵ 〃 منیر اختر صاحبہ دار العلوم غربی ربوہ
۱۳۴۶ 〃 مجیدہ نسرین 〃 〃 〃 〃
۱۳۴۷ 〃 سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم روشن دین صاحب دار النصر شرقی ربوہ
۱۳۴۸ 〃 بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ عزیز احمد صاحب 〃 〃 〃
۱۳۴۹ 〃 امۃ الوہاب صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد خورشید صاحب ملتان چھاؤنی
۱۳۵۰ 〃 نذیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب دار الصدر غربی ربوہ
۱۳۵۱ 〃 ام طاہر لطیف بیگم صاحبہ صاحبزادہ محمد طیب صاحب دار الصدر غربی ربوہ
۱۳۵۲ 〃 فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ دوست محمد صاحب کوٹ مومن
۱۳۵۳ 〃 آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم شیخ منیر احمد صاحب کوٹ مومن
۱۳۵۴ 〃 ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کوٹ مومن
۱۳۵۵ 〃 رسول بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب انسپکٹر پولیس لطیف آباد
۱۳۵۶ 〃 صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اکرام صاحب 〃 〃 〃
۱۳۵۷ 〃 مہراں بی بی صاحبہ اہلیہ عبد الرحمٰن صاحب گولبازار ربوہ
۱۳۵۸ 〃 حمیدہ بیگم صاحبہ بنت حاجی مکرم فضل الٰہی صاحب روڈہ ضلع سرگودھا
۱۳۵۹ 〃 سعیدہ مظفر صاحبہ بنت مکرم چوہدری مظفر حسین صاحب دار الیمن ربوہ
۱۳۶۰ 〃 صدیقہ صاحبہ اہلیہ محمد سلیم صاحب دار الیمن ربوہ
۱۳۶۱ 〃 مشتاق زہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب دار الصدر غربی ربوہ
۱۳۶۲ 〃 نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب ربوہ
۱۳۶۳ 〃 صادقہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری برکت علی صاحب سانگھڑ سندھ
۱۳۶۴ 〃 اعجازی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شفیق احمد اعجاز صاحب 〃 〃
۱۳۶۵ 〃 غلام فاطمہ صاحبہ ہمشیرہ نور احمد صاحب ٹھیکیدار محلہ دار الیمن ربوہ
۱۳۶۶ 〃 امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد امین صاحب دار العلوم غربی ربوہ
۱۳۶۷ 〃 تاج بی بی صاحبہ چک ۵ رتی ضلع شیخوپورہ
۱۳۶۸ 〃 غلام سکینہ صاحبہ بنت حافظ ابوذر صاحب روڈہ ضلع سرگودھا
۱۳۶۹ 〃 فتح خاتون صاحبہ اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۱۳۷۰ 〃 محمودہ شوکت صاحبہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
۱۳۷۱ 〃 رفیعہ سلطانہ صاحبہ محلہ دار العلوم شرقی ربوہ
۱۳۷۲ 〃 صفیہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 〃
۱۳۷۳ 〃 فضل بیگم صاحبہ زوجہ مکرم شیر علی صاحب دار الیمن شرقی ربوہ
۱۳۷۴ 〃 عزیز بیگم صاحبہ زوجہ مکرم اللہ رکھا صاحب 〃 〃
۱۳۷۵ 〃 شریفہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم فضل کریم صاحب دار النصر شرقی ربوہ
۱۳۷۶ 〃 رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری عبد الغنی صاحب 〃 〃 〃
۱۳۷۷ 〃 صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
۱۳۷۸ 〃 عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ بشیر احمد صاحب 〃 〃 〃
۱۳۷۹ 〃 غلام فاطمہ صاحبہ دار النصر شرقی ربوہ

(باقی)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ میرے لڑکے عزیزم نعیم الحق لیکچرار کراچی یونیورسٹی کے نکاح کا اعلان ہمراہ لیڈی ڈاکٹر عزیزہ صادقہ سلطانہ بنت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سابق پاسپورٹ آفیسر کوئٹہ، مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر بروز جمعہ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۷۲ء مسجد احمدیہ کوئٹہ میں فرمایا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جماعت کے لئے اور دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے۔ آمین۔

(محمد ضیاء الحق ۳/۳ ڈی سٹاف ٹاؤن کراچی)

۲۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ نفیسہ نجمہ ایم اے۔ ایس ڈی پی ای کا نکاح ہمراہ عزیزم چوہدری عبد العزیز ایم ایس سی (آنرز) زراعت بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے مسجد احمدیہ راولپنڈی میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

(کرنل) محمود احمد۔ ڈینٹل سرجن چاندنی چوک راولپنڈی)

آرمی میڈیکل کور میں کمیشن

میڈیکل گریجوایٹ (ڈاکٹر و لیڈی ڈاکٹر) شارٹ سروس کمیشن اور ایمرجنسی کمیشن ہر دو کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

۱۔ شرائط: پاکستان میں تین سال کی رہائش ضروری ہے۔
۲۔ تعلیم: M.B.B.S. مع پوسٹ گریجویٹ کوالیفیکیشن۔
۳۔ عمر: ۳۰/۸/۷۲ کو (الف) شارٹ سروس باقاعدہ کمیشن کے لئے ۲۸ سال
(ب) ایمرجنسی کمیشن کے لئے ۴۵ سال

منتخب ڈاکٹروں کو لفٹننٹ کا عہدہ دیا جائے گا۔

درخواست کا فارم ایڈجوٹنٹ جنرل برانچ P.A ڈائرکٹریٹ پی اے ۳ سی جی ایچ کیو۔ راولپنڈی سے حاصل کریں اور اسی پتہ پر 30 8/72 تک پہنچا دیں
مزید ہدایات کے لئے دیکھیں پ۔ ٹ ۳۰/۷/۷۲

(نظارت تعلیم ربوہ)

اطفال کے مرکزی امتحانات

والدین اور ناظمین اطفال وقائدین خدام الاحمدیہ کی یاد دہانی کے لئے اعلان ہے کہ اطفال کے ستارہ۔ ہلال۔ قمر اور بدر کے امتحانات ۱۴ ماہ ظہور/اگست کو منعقد ہوں گے۔ نیز "یاد رکھنے کی باتیں" کا زبانی امتحان بھی ہوگا۔ اس لئے اطفال کو کلاسز لگا کر اور علیحدہ گھروں میں بھی تیاری کروائی جائے۔ آج کل چھٹیاں ہیں۔ بچوں کو اس طرح مصروف رکھ کر آوارگی سے بچایا جا سکتا ہے۔

"یاد رکھنے کی باتیں" کا کورس اس طرح تقسیم کیا گیا ہے۔ ستارہ کے لئے ص۱ تا ص۵ ہلال: ص۵ تا ۱۳۔ قمر: ص۵ تا ۲۱ بدر: مکمل رسالہ۔ جو اطفال سارا رسالہ زبانی یاد کر کے سنائیں گے۔ ان کو امتیازی سند دی جائے گی۔

پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد آگاہ کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار بعض نجی مشکلات میں مبتلا ہے جن کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات کو دور فرما کر مجھے پریشانیوں سے نجات دے (صوفی غلام احمد سعدی)

مکان برائے فروخت

ایک پختہ مکان (نمبر ۶/۲ محلہ دار الرحمت وسطی بالمقابل پرائمری سکول) جو تین کمروں، سٹور، باورچی خانہ اور برآمدہ پر مشتمل ہے قابلِ فروخت ہے۔ رقبہ ۱۰ مرلے ہے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

شیخ عبد الہادی ابن مولانا شیخ عبد القادر صاحب مرحوم مربی سلسلہ مکان نمبر ۵۷ ایس ۲۱ مسلم کالونی سمن آباد۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی وعدے پر یقین رکھو اور غلبۂ اسلام کے دن کو دور نہ سمجھو

لیکن اس کیلئے ایسے اخلاص اور تقویٰ کی ضرورت ہے، کہ تمہاری ہر حرکت و سکون خدا کیلئے ہو جائے

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہیں بڑھائے گا ترقی دے گا اور تمہارے ذریعہ اسلام اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرے گا یاد رکھو کہ خدا کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا خواہ ساری دنیا اکٹھی ہو کر زور لگائے۔ پھر بھی خدا کی بات پوری ہو گی اور ضرور ہو گی۔ پس خدائی وعدہ پر یقین رکھو اور اس دن کو دور نہ سمجھو جب کہ ساری دنیا اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ لیکن اس کے لئے ضرورت ہے اخلاص کی ضرورت ہے تقویٰ کی ایسا اخلاص اور ایسا تقویٰ جس کے بعد تمہاری ہر حرکت و سکون خدا کے لئے ہو جائے اگر تم ایسا اخلاص اور ایسا تقویٰ پیدا کر لو گے تو تمہاری زبان تمہاری زبان نہیں بلکہ خدا کی زبان بن جائے گی۔ تمہارے ہاتھ تمہارے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ ہو جائیں گے۔ اگر تم پر کوئی حملہ کرے گا تو تمہاری بجائے خدا اس حملہ کا جواب دے گا۔ اور جس کی طرف تم آنکھ اٹھاؤ گے خدا تم سے بھی پہلے اپنی آنکھ ادھر اٹھائے گا پس اصل ضرورت یہ ہے کہ تم اپنے اندر اتنی تبدیلی پیدا کرو کہ تمہارا ہر قدم خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت اور اس کی متابعت میں اٹھے تب تمہارا ہر فعل خدا کا فعل بن جائے گا اور تم یہ محسوس کرو گے کہ اب تم خدا کی گود میں ہو گے اور وہی ہر وقت تمہاری حفاظت کر رہا ہے

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا فرمائی ہے کہ ؎

پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار

جماعت کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ دعا کرتی رہے اور ساتھ ہی اس کے لئے کوشش اور جد و جہد کو بھی نسلاً بعد نسلٍ جاری رکھو۔ دراصل قلوب میں تبدیلی پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے ہمیں اسی سے یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ الٰہی! دنیا کے دل اسلام اور احمدیت کی طرف پھیر دے جس طرح مسیح محمدیؐ اپنی تمام شان میں مسیح ناصریؑ سے بڑھ کر تھے اسیطرح مسیح محمدی کی جماعت بھی ہر لحاظ سے مسیح ناصریؑ کی جماعت سے بہت زیادہ ترقی کرے۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے
برکت ڈھونڈیں گے"

علم تعبیر کی رو سے کپڑوں سے مراد جماعت بھی ہوتی ہے۔ اس لئے اس الہام کا یہ بھی مطلب ہے کہ ایک وقت آنے والا ہے جب کہ دنیا کے بادشاہ اور حکمران مسیح موعود کی جماعت سے بھی برکت حاصل کرنا اپنے آپ کے لئے فخر کا موجب سمجھیں گے۔ بے شک آج تمہاری کوئی اہمیت اور قدر نہیں۔ لیکن اگر تم اپنے اخلاص کے مقام کو قائم رکھو گے تو یہ الہام تمہارے ذریعہ سے ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ (انشاء اللہ) اگر محمود غزنوی کو جو محض ایک دنیوی بادشاہ تھا اللہ تعالیٰ کامیابی اور برکت دے سکتا ہے تو یقیناً محمود قادیانی جو تمہیں روحانی بادشاہت کی طرف بلاتا ہے۔ اس سے بہت زیادہ برکت والا ہے اس کے ذریعہ خدا تمہیں بھی بہت برکت دے گا۔ اور پھر تمہارے ذریعہ دوسروں کو بھی برکت دے گا اور تمہارے ذریعہ خدا تعالیٰ اسلام کا جھنڈا دنیا میں بلند رکھے گا۔ دراصل ساری برکت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے۔ انہی سے مسیح موعود نے برکت لی اور پھر مسیح موعود کے ذریعہ ان کے متبعین نے بھی برکت پائی۔

حضور نے فرمایا اس وقت دنیا میں عیسائیوں کے لاکھوں مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہمارے مبلغوں کی تعداد اتنی حقیر ہے کہ اسے ان کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں ان حالات میں اگر ہمیں کامیابی ہو سکتی ہے تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور دعاؤں کی برکت سے ہی ہو سکتی ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ علاوہ کوشش اور توکل الی اللہ کے دن رات دعاؤں میں لگے رہیں کہ الٰہی ہم تیرے کمزور اور حقیر بندے ہیں تو ہی ہماری کوشش میں برکت دے۔ تاکہ قیامت کے دن جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں تو ہمیں شرمندگی اور خفت نہ اٹھانی پڑے بلکہ ہمارا سر فخر کے ساتھ اونچا ہو [illegible]

داخلہ کالج

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارہویں جماعت میں آرٹس۔ پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل گروپس میں داخلہ ۹ر اگست بروز بدھ شروع ہو گا۔ اور پانچ دن تک جاری رہیگا۔ سرکاری وظیفہ ملنے کی امید رکھنے والے طلباء کو فوری طور پر داخلہ لے لینا چاہیئے۔ سائنس گروپس میں چونکہ محدود سیٹیں ہیں۔ اس لئے صرف فرسٹ ڈویژن لینے والے طلبہ لئے جائیں گے پچپن فی صد سے زائد نمبر لینے والے سیکنڈ ڈویژن طلباء کو ٹیسٹ لے کر حسب گنجائش داخل کیا جائے گا

انٹرویو دفتر پرنسپل میں روزانہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوا کرے گا۔ جس میں امیدوار کے ہمراہ سرپرست کا ہونا ضروری ہے۔

درخواست داخلہ کے ساتھ اصل سرٹیفکیٹس۔ کیریکٹر۔ پروویژنل۔ رزلٹ کارڈ۔ تین عدد فوٹو کاپی امیدوار کا شامل کرنا ضروری ہے۔ نیز ملتان۔ کراچی۔ کوئٹہ اور لاہور بورڈ سے آنے والے امیدوار اپنے ساتھ بورڈ ٹرانسفر سرٹیفکیٹ ضرور لائیں۔ اس کے بغیر داخلہ نہ ہو سکے گا۔ داخلہ فارم درخواست اور پراسپکٹس دفتر کالج سے حاصل کریں۔ کالج میں اعلیٰ تعلیم اور ہوسٹل میں تسلی بخش رہائش کا انتظام ہے۔ کالج میں داخلہ لینے والے طلبہ فوری توجہ کریں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ضرورت لیبارٹری اسسٹنٹ برائے فزکس

شعبہ فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک محنتی اور دیانتدار لیبارٹری اسسٹنٹ کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار کا سائنس کے ساتھ میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے قواعد کے مطابق دی جائے گی۔

امیدوار ۱۵ر اگست سے پہلے درخواستیں زیر دستخطی کو بھجوا دیں۔

(پرنسپل)

لاہور میں ایجنٹ کی ضرورت

لاہور میں الفضل روزنامہ کی نئی ایجنسی کا قیام مطلوب ہے خواہش مند احباب اپنی درخواستیں مینیجر الفضل کو ۱۲ر اگست تک بھجوا دیں زر ضمانت کم از کم ایک ہزار روپیہ نقد لیا جائے گا۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے بہنوئی چوہدری سردار خان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر پنشنر (پاکستان آرڈیننس سروس) سکنہ مراڑہ ضلع سیالکوٹ ۳۰ جون ۷۲ء کو لاہور میں اپنے بیٹے چوہدری محمد نیاز خان کیمیکل انجینئر کے پاس وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ اسی دن بذریعہ ایمبولینس کار لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ مکرمی مولوی حکیم خورشید احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مغرب سے پہلے عام قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر بزرگوارم چوہدری فضل الٰہی صاحب نے دعا کرائی۔

اپنی یادگار ایک بیوہ اور پانچ لڑکے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے

(عبدالواحد محاسب ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد چند دنوں تک بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہونے والے ہیں ان کے بخیریت پہنچنے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (قمر احمد محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷